۹

فَقِيهٌ وَّاحِدٌ اَشَدُّ عَلَى الشَّيْطٰنِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ

فتاویٰ عالمگیری

جدید اردو

فقہ حنفی کے احکام و مسائل کا وہ عظیم و مستند ذخیرہ جو ہندوستان کے مشہور مسلمان بادشاہ حضرت عالمگیرؒ نے اپنی نگرانی میں ملک کے مستند علماء کی ایک جماعت کے ذریعہ عربی میں مرتب کرایا تھا اس کا مستند مکمل اردو ترجمہ

مترجم
مولانا سید امیر علی رحمۃ اللہ تعالیٰ
مصنف تفسیر مواہب الرحمٰن و عین الہدایہ وغیرہ

تسہیل و عنوانات
مولانا ابو عبیداللہ
خطیب جامع مسجد رحمۃ للعالمین
ڈیفنس روڈ لاہور

مکتبہ رحمانیہ
اقراء سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور
MAKTABA-E-REHMANIA

فقیہٌ واحدٌ اشدُّ علی الشّیطٰنِ مِن الفِ عابدٍ

فتاویٰ عالمگیری اردو جدید

جلد نہم

مترجم
مولانا سیّد امیر علی رحمۃ اللہ تعالیٰ
مصنف تفسیر مواہبُ الرحمٰن وعینُ الہدایہ وغیرہ

تسہیل وعنوانات
مولانا ابو عبیدُ اللہ
خطیب جامع مسجد رحمۃ للعالمین
ڈیفنس روڈ لاہور

- کتاب الکراہیۃ
- کتاب التحری
- کتاب احیاء الموات
- کتاب الشرب
- کتاب الاشربۃ
- کتاب الصید
- کتاب الرہن
- کتاب الجنایات
- کتاب الوصایا

مکتبہ رحمانیہ
اقرأ سنٹر۔ غزنی سٹریٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نام کتاب ـــــــ فتاوی عالمگیری جدید اردو

مترجم ـــــــ مولانا سید امیر علی رحمہ اللہ تعالیٰ

تسہیل وعنوانات ـــــــ مولانا ابو عبید اللہ

تصحیح ـــــــ طارق اسمٰعیل صاحب ایم اے اسلامیات

مطبع ـــــــ علی اعجاز پرنٹرز

ناشر ـــــــ مکتبہ رحمانیہ

استدعا

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتابت، طباعت، تصحیح اور جلد سازی میں پوری پوری احتیاط کی گئی ہے۔

بشری تقاضے سے اگر کوئی غلطی نظر آئے یا صفحات درست نہ ہوں تو ازراہ کرم مطلع فرمادیں۔ ان شاء اللہ ازالہ کیا جائے گا۔ نشاندہی کے لئے ہم بے حد شکر گزار ہوں گے۔

(ادارہ)

کتاب الاشربہ

اِس میں دو ابواب ہیں

باب اوّل ☆

اشربہ کی تفسیر وان اعیان کے بیان میں جن سے اشربہ بنائے جاتے ہیں اشربہ کے نام و ماہیات واحکام کے بیان میں

قال المترجم ☆

اشربہ جمع شراب لغت میں ونیز اصطلاح طلب میں جو چیز پی جاتی ہے مگر شرع میں یہ لفظ باصطلاح خاص اطلاق کیا جاتا ہے چنانچہ کتاب میں اس کی تفسیر یوں فرمائی کہ شراب کا لفظ پینے کی ایسی چیز پر اطلاق کیا جاتا ہے جو حرام ہے اور شرابوں کے نام بارہ ہیں جس میں سے سات انگور سے بنائی جاتی ہیں یعنی خمر و باذق طلاء منصف بختج و جمہوری وحمیدی اور دو مویز سے بنتی ہیں یعنی نقیع ونبیذ اور تین چھوہارے سے بنتی ہیں یعنی سکر، فضیح ،نبیذ۔ اوران کی ماہیات کا بیان یوں ہے کہ جو شرابیں انگور سے بنتی ہیں سو ان میں سے اوّل خمر کی یہ ماہیت ہے کہ وہ آب انگور خام کہ جوش آ جانے واشتداد پیدا ہو کر جھاگ اُٹھنے اور پھر جوش سے بیٹھ جانے کے بعد خمر کہلاتا ہے یہ امام اعظمؒ کے نزدیک ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک جوش آنے واشتداد ہونے کے بعد وہ خمر ہے اگرچہ جھاگ نہ اُٹھیں دوم باذق وہ پختہ آب انگور ہے کہ دو تہائی سے کم پکایا جائے خواہ ایک تہائی پکے یا نصف یا خفیف جوش دیا جائے مگر ایسا ہو جائے کہ اس کے پینے سے نشہ ہو اور جوش سے بیٹھ جائے سوم طلاء یعنی مثلث وہ آب انگور ہے کہ پکایا جائے یہاں تک کہ دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے پھر مسکر ہو جائے چہارم منصف یعنی آب انگور کہ پکانے میں نصف جل جائے اور نصف باقی رہ جائے اور پنجم بختج یعنی طلاء مثلث میں پانی ڈال دیا جائے کہ وہ رقیق ہو جائے اور چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اس میں اشتداد آ جائے اور اس کو شرب ابو[1] یوسفی بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ امام ابو یوسف اس کو اکثر استعمال کرتے تھے ششم جمہوری یعنی آب انگور خام جس میں پانی ملا دیا جائے کہ ایک تہائی جل جائے اور دو تہائی باقی (۱) رہے۔ اور جو شراب مویز سے بنائی جاتی ہے اور وہ دو طرح کی ہے ایک نقیع سو اس کی ماہیت یہ ہے کہ مویز کو پانی میں بھگویا جائے یہاں تک کہ اس کی شیرینی پانی میں آ جائے پھر اس میں اشتداد و جوش آئے اور جھاگ اُٹھیں تب وہ نقیع ہے دوئم نبیذ یعنی آب مویز خام جو پکایا جائے اور جو شراب چھوہارے سے بنائی جاتی ہے اور وہ تین طرح کی ہوتی ہے ایک اسکر یعنی خام آب تمر جب کہ اس میں جوش واشتداد آ جائے تو وہ سکر ہے[2] اور اسی پر اکثر اہل لغت کا فتویٰ ہے دوم فضیح یعنی خام آب تمر مذنب جب اس میں جوش واشتداد آ جائے اور جھاگ اُٹھیں سوم نبیذ یعنی خام آب تمر جب کہ خفیف جوش دیا جائے و اس میں اوبال واشتداد آ

[1] قال واکثروں نے یہ وجہ لکھی ہے کہ امام ابو یوسف نے اس کو ہارون رشید کے واسطے بنوا دیا تھا اور وہی قول اقرب ہے ۱۲ [2] قال المترجم ہمارے ملک میں تاڑی جو مشہور ہے اسی سکر کے حکم میں داخل ہے وعندی کا نہا ہی فافہم واللہ اعلم ۱۲ (۱) یہاں حمیدی کا بیان اصل میں نہیں ہے ۱۲

جائے اور جھاگ اُٹھے تو نبیذ ہے۔ اسی طرح نبیذ اس کو بھی کہتے ہیں کہ جس پانی میں چھوہارے بھگوئے جائیں اور اس میں شیرینی نکل آئے اور جوش و اشتداد آ کر جھاگ اُٹھیں اور ان اشربہ کے احکام پانچ وجہ پر ہیں ایک وجہ میں بالا اجماع حلال ہے اور ایک وجہ میں بالا جماع حرام ہے اور ایک وجہ میں عامۂ علماء کے نزدیک حرام ہے اور ایک وجہ میں ہمارے نزدیک حلال ہے مگر بعض لوگوں نے خلاف کیا ہے اور ایک وجہ میں حلال ہے مگر امام محمدؒ نے خلاف کیا ہے سو جو بالا اجماع ہے حلال ہے وہ شراب شیرین ہے جس میں اشتداد نہ آیا ہو اور جو بالا اجماع حرام ہے وہ خمر و سکر ہے جس میں سے ہو۔ اور خمر کے واسطے چھ حکام ہیں ایک یہ ہے کہ خمر میں سے تھوڑا پینا و بہت پینا سب حرام ہے اور اس سے دوا وغیرہ کے طور پر انتفاع بھی حرام ہے دوم یہ کہ اس کی حرمت کا منکر کافر ہے سوم یہ کہ جس طور پر لوگ متاع حاصل کرتے ہیں مثل بیع و ہبہ وغیرہ کے خمر کا مالک ہونا یا دوسرے کو مالک کرنا حرام ہے چہارم یہ کہ خمر کا تقوم[1] باطل ہو گیا ہے حتیٰ کہ خمر کا تلف کرنے والا ضامن نہ ہوگا کذا فی محیط السرخسی لیکن مشائخ کے اس کی مالیت ساقط ہو جانے میں اختلاف کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ مال ہے اس واسطے کہ اس میں حرص و بخل جاری ہے یہ کافی میں ہے۔ اور پنجم یہ کہ خمر مثل پیشاب و خون کے نجس غلیظ ہے اور ششم یہ کہ اس کے تھوڑا یا بہت پینے سے حد شرعی واجب ہوتی ہے اور شراب کو سرکہ کر ڈالنا مباح ہے یہ محیط سرخسی میں ہے۔ اور پکانا اس میں کچھ مؤثر نہیں ہے اس واسطے کہ پکانا شرع میں اس غرض سے ہوتا ہے کہ حرمت ثابت ہونے سے مانع ہو اور اس غرض سے نہیں ہے کہ حرمت ثابت ہونے کے بعد پکانے سے باطل ہو جائے اس لئے کہ پکانے کا اثر صفت نشہ کو زائل کرتا ہے اور جب وہ خمر ہو گئی ہے تو پھر مؤثر نہ ہوگا پھر بعض نے فرمایا کہ ایسی خمر میں جب تک نشہ نہ آئے تب تک حد نہ ماری جائے گی اس واسطے کہ قلیل خمر سے حد واجب ہونا خام آب انگور کے ساتھ مخصوص ہے اور یہ خام نہیں رہی بلکہ پختہ ہو گئی اور شمس الائمہ سرخسی نے فرمایا کہ ایسی خمر کے پینے میں بھی حد واجب ہوگی خواہ قلیل ہو یا کثیر ہو یہ کافی میں ہے۔

اگر شراب سرکہ ہو گئی اور اس میں کچھ ترشی آ گئی لیکن اس میں کچھ تلخی بھی ہے تو وہ امام اعظمؒ کے نزدیک سرکہ نہ ہوگی یہاں تک کہ بالکل اس کی تلخی جاتی رہے اور صاحبینؒ کے نزدیک تھوڑی ترشی آ جانے سے بھی حلال ہو جاتی ہے اور یہ اس وقت ہے کہ شراب خود بخود سرکہ ہو گئی ہو اور اگر آدمی نے اس کو نمک وغیرہ کے ذریعہ سے سرکہ کر ڈالا ہو تو ایسی صورت میں بالا جماع سب کے نزدیک حلال ہو جائے گی یہ شرح طحاوی میں ہے۔ اور شرح شافی میں ہے کہ اگر سرکہ شراب میں ڈال دیا گیا تو اس کا کھانا روا ہے خواہ شراب غالب ہو یا سرکہ غالب ہو مگر اس میں ترشی آ گئی ہو اور بقیاس قول امام ابو یوسفؒ کے اگر شراب غالب ہو تو یہی حکم ہے اور اگر سرکہ غالب ہو تو مجموع النوازل میں مذکور ہے کہ اسی وقت حلال نہ ہوگی جب تک اتنی دیر نہ گذرے کہ جس میں یہ گمان ہو جائے کہ شراب سرکہ ہو گئی ہے یہ خلاصہ میں ہے و امام محمدؒ نے اصل میں فرمایا کہ اگر شراب خمر میں گل سوسن خوشبودار ڈالے گئے حتیٰ کہ شراب میں اس کی خوشبو آ گئی تو اس شراب سے تدہین و تطییب نہ چاہئے اور نہ اس کی بیع میں ہے اگرچہ سوسن ڈال دینے سے اس کی بو متغیر ہو گئی ہے اس واسطے کہ یہ شراب سرکہ نہیں ہوئی اور شراب جب تک سرکہ نہ ہو جائے تب تک اس سے انتفاع جائز نہیں ہے اور کوئی عورت ایسی شراب سے کنگھی نہ کرے یہ بعض عورتوں کی عادت ہوتی ہے اور بعض نے کہا کہ اس سے بالوں کی چمک زیادہ ہو جاتی ہے اور ایسی شراب سے اپنے بدن کی کسی جراحت کی دوا نہیں کر سکتا ہے اور اپنے چوپایہ کی پیٹھ لگی ہوئی کی بھی اس شراب سے دوا نہیں کر سکتا ہے اور نہ ایسی شراب سے حقنہ لے سکتا ہے اور نہ احلیل میں ٹپکا سکتا ہے یہ محیط میں ہے اور شراب خمر سے مٹی کا گارہ کرنا اور چوپاؤں کو پلانا مکروہ ہے اور بعض مشائخ نے فرمایا کہ اگر اپنا سواری کا جانور شراب کی طرف بڑھا لے گیا تو مضائقہ نہیں ہے اور اگر شراب کو اٹھا کر جانور مذکور کی

[1] یعنی تقوم تو باطل ہے مگر فی نفسہ قیمت دار ہے یا نہیں ۱۲

طرف لایا تو مکروہ ہے اور ایسا ہی حکم مشائخ نے ایسے شخص کے حق میں دیا ہے جو شراب کو سرکہ کرنا چاہتا ہے کہ اس کو چاہئے کہ سرکہ کو شراب کی طرف اُٹھالے جا کر اس میں ڈال دے اور اگر شراب کو اُٹھا کر سرکہ کے پاس لایا تو مکروہ ہے اور بعض مشائخ نے فرمایا کہ دونوں صورتوں میں کچھ مضائقہ نہیں ہے اس واسطے کہ شراب کا اُٹھانا جبھی مکروہ ہے کہ پینے کے واسطے اُٹھالے جائے اور اگر پینے کے واسطے ایسا نہ کرے تو مضائقہ نہیں ہے آیا تو نہیں دیکھتا ہے کہ اگر اس نے شراب کو سرکہ کرنے کے واسطے دھوپ سے سایہ میں اور سایہ سے دھوپ میں اُٹھا کر رکھا تو مکروہ نہیں ہے حالانکہ اس صورت میں شراب کا اُٹھانا محقق ہوا ہے شیخؒ فرماتے ہیں کہ قول اول[1] ہی صحیح ہے یہ ذخیرہ میں ہے اور خمر شراب کسی نابالغ و ذمی کو نہ پلائے اور جس نے پلایا گناہ اسی پر ہوگا یہ غیاثیہ میں ہے اور خمر کو بطور سرمہ آنکھ میں لگانا یا خمر کی ناس لینا مکروہ ہے یہ فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔ اور اگر خمر سے آٹا گوندھا اور اس کی روٹی پکائی تو وہ نہ کھائی جائے گی اور اگر کسی نے کھائی تو اس کو حد نہ ماری جائے گی اسی طرح اگر گیہوں خمر میں گر پڑے تو دھونے سے پہلے نہ کھائے جائیں گے پھر اگر دھوئے گئے خواہ پیسے گئے یا نہ پیسے گئے اور اس میں خمر کی بو و مزہ نہ پایا گیا تو اس کے کھانے میں مضائقہ نہیں ہے اور بعض مشائخ نے فرمایا کہ یہ حکم اس وقت ہے کہ جب یہ گیہوں خمر کے اندر پھول نہ گئے ہوں اور اگر پھول گئے تو امام محمدؒ کے قول پر ہمیشہ کے واسطے ناپاک رہے کبھی پاک نہ ہوں گے اور امام ابو یوسفؒ کے قول پر تین بار دھوئے جائیں اور ہر بار خشک کئے جائیں پھر کھائے جائیں۔ علیٰ ہذا اگر خمر میں گوشت پکایا گیا تو امام محمدؒ کے قول پر ہمیشہ کے واسطے اس کا کھانا حلال نہ ہوگا اور امام ابو یوسفؒ کے قول پر تین بار پاک پانی میں جوش دیا جائے اور ہر بار ٹھنڈا کر لیا جائے پھر کھایا جائے یہ محیط میں ہے۔

اگر شوربے میں سرکہ کی جگہ خمر ڈال دی اور شوربا پکایا گیا تو نہ کھایا جائے گا اس واسطے کہ یہ شوربا نجس ہے اور اگر اس میں سے کوئی گھونٹ پی لیا تو حد نہ ماری جائے گی جب تک کہ نشہ نہ آئے اور اگر مچھلی یا نمک یا سرکہ میں خمر ڈالی گئی اور مربی کیا گیا حتیٰ کہ ترش ہو گیا تو اس کے کھانے میں مضائقہ نہیں ہے یہ مسئلہ اصل میں بدون تفصیل کے مذکور ہے۔ امام ابو یوسفؒ سے اس مسئلہ میں تفصیل مروی ہے یعنی امام ابو یوسفؒ فرماتے تھے کہ اگر مچھلی یا نمک بہ نسبت خمر کے کم ہو تو ترش ہونے کے وقت پاک ہو جائے گا اور اس کا کھانا حلال ہوگا اور اگر مچھلی یا نمک غالب یعنی زیادہ ہو تو پاک نہ ہوگا اور اس کا کھانا حلال نہ ہوگا اگرچہ ترش ہو جائے یہ ذخیرہ میں ہے اور اگر خمر کے مٹکے میں ایک چوہا گر کر مر گیا پھر چوہا نکال کر پھینک دیا گیا پھر وہ خمر سرکہ ہو گئی تو پاک[2] ہو جائے گی اور اگر چوہا اس میں سڑ کر پھوٹ گیا ہو تو سرکہ نجس ہوگا اس واسطے کہ جس قدر اس میں چوہے کے اجزاء ہیں وہ سرکہ نہیں ہوئے ہیں یہ فتاویٰ قاضی خان میں ہے اور لہو کی نظر سے خمر کو دیکھنا حلال نہیں ہے یہ وجیز کردری میں ہے۔ فتاویٰ ماوراء النہر میں ہے کہ خمر کا ایک قطرہ ایک مشک پانی میں گر پڑا پھر یہ پانی ایک مٹکے سرکہ میں ڈال دیا گیا تو شیخ ابو نصر الدبوسی نے فرمایا کہ سرکہ خراب ہو جائے گا اور سوائے شیخ موصوف کے اور مشائخ نے فرمایا کہ فاسد نہ ہوگا اور اسی پر فتویٰ ہے کذا فی الذخیرہ اور یہی صحیح ہے اس واسطے کہ پانی بعینہ نجس نہ تھا بلکہ خمر کے مجاورت سے نجس ہوا پس جب یہ قطرہ خمر سرکہ میں پڑ کر سرکہ ہو گیا تو مجاورت جاتی رہی پس پانی پھر پاک ہو جائے گا جیسے گردہ روٹی کا اگر خمر میں گر پڑا پھر سرکہ میں تو پاک ہو جائے گا اسی طرح اگر گردہ روٹی کا خمر سے پکایا گیا پھر سرکہ میں گر پڑا یا کپڑا اگر خمر میں گر پڑا پھر سرکہ میں تو پاک ہو

[1] قال المترجم ہمارے نزدیک بھی خمر کو سرکہ بنانے کا جواز بھی جب ہی ہوتا ہے کہ یہ خمر اس کو بدون مالک ہونے و نا مالک کرنے کے حاصل ہوئی ہو یعنی ملکیت حاصل کرنے کے ذریعہ سے ملکیت اختیاری نہ ہو بلکہ بے اختیاری حاصل ہوئی تو سرکہ کر لے اور باوجود اس کے بھی بہت سے ائمہ نے سرکہ بنانا جائز نہیں رکھا کیونکہ اس میں امر ممنوع کا ارتکاب شامل ہے اور ضرورت اپنی حد پر رہتی ہے جو تخلیل میں نہیں ہے جیسے شراب کو اُٹھا کر دھوپ میں لانا وغیرہ پس امر احتیاط کو لحاظ رکھنا ضروری ہے واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

[2] پاک الخ کیا نہیں دیکھتے ہو کہ اگر گدھا یا سور نمک کی جھیل میں صر کر نمک ہو گیا تو وہ ماہیت بدل جانے سے پاک ہو گیا اور تمام تحقیق فتح القدیر میں ہے ۱۲

جائے گا بخلاف آٹے کے کہ اگر آٹا شراب سے گوندھ کر پکایا گیا تو روٹی نجس ہوگی پاک نہ ہوگی اس واسطے کہ گوندھے ہوئے آٹے میں جو اجزاء خمر کے ہیں وہ روٹی پکانے سے سرکہ نہیں ہوئے یہ فتاویٰ قاضی خان میں ہے اور اگر کسی بکری کو خمر پلائی تو اس کا دودھ اور گوشت مکروہ نہیں ہے اس واسطے کہ خمر اگر چہ اس کے معدے میں باقی رہی لیکن اس کے گوشت سے مختلط نہیں ہوئی اور اگر خمر مستحیل ہو کر لحم ہوگئی تو بھی جائز ہے جیسے کہ مستحیل ہو کہ سرکہ ہو جانے کی صورت میں جائز ہوتی ہے لیکن اگر اس بکری کو اس کثرت سے خمر پلائی ہو کہ اس کے گوشت میں شراب کی بدبو آ گئی ہو تو اس کا گوشت مکروہ ہوگا جیسے کہ اگر اس کی پلیدی کھانے کی عادت ہوگئی ہو تو مکروہ ہوتا ہے یہ محیط سرخسی میں ہے۔

حلال جانور کو اگر خمر کی عادت پڑ جائے تو کچھ عرصہ کے لئے قید کر دیا جائے گا ☆

اگر کسی ماکول (١) اللحم نے شراب یعنی خمر پینے کی عادت کر لی اور یہ حالت پہنچی کہ اس کے جسم سے خمر کی بدبو پائی جاتی ہے پس اگر بکری کی ایسی عادت ہوگئی ہو تو دس روز اور گائے ہو تو بیس روز اور اونٹ ہو تو تیس روز اور مرغی ہو تو ایک روز قید رکھی جائے کذا فی المحیط یعنی شراب سے بچائی جائے اور جو جس کی پاک غذا ہے وہ دی جائے۔

قال المترجم ☆

اور خمر کی تلچھٹ پینا اور اس سے انتفاع مکروہ ہے اور اگر اس کو پی لیا مگر نشہ نہ چڑھا تو اس پر حد واجب نہ ہوگی یہ حکم ہمارے نزدیک ہے اور اس کو سرکہ میں ڈال دینے کا مضائقہ نہیں ہے اس واسطے کہ وہ سرکہ ہو جاتی ہے یہ مبسوط میں ہے۔ ایک شخص کو پیاس کی وجہ سے اپنی جان جاتی رہنے کا خوف ہوا تو ہمارے نزدیک اتنی شراب جس سے اس کی پیاس دفع ہو پی لینا مباح ہے بشرطیکہ خمر اس کی پیاس کو دور کر سکتی ہو جیسا کہ مضطر کے حق میں مردار و سور کا تناول مباح ہے اسی طرح اگر اس کو سانپ وغیرہ نے کاٹا کہ اس کو اپنی جان کا خوف ہوا اور اس ضرر کو دفع کرنے والی سوائے خمر کے کوئی چیز نہیں پاتا ہے تو اس کو شراب پینا مباح ہے یہ فتاویٰ قاضی خان میں ہے اور فتاویٰ میں ہے کہ اگر ایسے شخص نے جو پیاس سے مرا جاتا ہے بقدر سیرابی کے شراب خمر پی لی اور بے ہوش ہو گیا تو اس پر حد واجب نہ ہوگی اس واسطے کہ نشہ پر مباح ہو گیا ہے اور اگر سیرابی سے کچھ زیادہ پی لی اور نشہ بھی نہ ہوا تاہم چاہئے کہ اس پر حد لازم آئے جیسا کہ حالت اختیار میں اس قدر (٢) پینے و نشہ نہ آنے میں حکم ہے یہ وجیز کردری میں ہے اور اشربہ میں سے جو عامہ علماء کے نزدیک حرام ہے وہ یہ ہیں باذق و منصف و نقیع مویز و تمر جو غیر مطبوخ ہو اور سکران شرابوں میں سے قلیل و کثیر سب حرام ہیں اور اصحاب[1] ظواہر کہتے ہیں کہ ان کا پینا مباح ہے مگر صحیح قول عامہ علماء کا ہے لیکن ان شرابوں کی حرمت خمر کی حرمت سے گھٹ کر ہے حتیٰ کہ ان شرابوں کا پینے والا جب تک اس کو نشہ نہ آئے تب تک اس کو حد نہ ماری جائے گی یہ محیط سرخسی میں ہے اور منصف و باذق کی نجاست غلیظ ہے یا خفیف ہو امام محمدؒ نے کتاب میں ذکر فرمایا کہ جس شراب کا پینا حرام ہے اگر وہ قدر درہم سے زیادہ کپڑے میں لگ جائے تو نماز جائز نہ ہوگی اور مشائخؒ نے فرمایا کہ ایسا ہی امام ابو یوسفؒ سے ہشامؒ نے روایت کیا ہے اور شیخ قصلیؒ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ امام اعظمؒ و امام ابو یوسفؒ کے قول پر واجب ہے کہ ان کی نجاست خفیفہ ہو مگر فتویٰ اسی پر ہے کہ ان کی نجاست غلیظ ہے اور باذق و منصف و سکر و نقیع مویز کی بیع جائز ہے اور ان کا تلف کر دینے والا ضامن ہوگا یہ امام اعظمؒ کا قول ہے اور صاحبینؒ نے اس میں خلاف کیا ہے اور بیع کی صورت میں امام اعظمؒ کے قول پر فتویٰ ہے اور ضمان کی صورت میں اگر تلف کرنے والے نے حسبہ کا قصد کیا یعنی منکر چیز سے منع کرنے

[1] شاید اصحاب الظواہر سے فرقہ ظاہریہ مراد ہے کیونکہ اصحاب الظواہر کا لفظ تو امام مالک و شافعی و احمد ان کے اصحاب حدیث پر بھی بولا جاتا ہے حالانکہ وہ سب ان شرابوں کے حرام ہونے کے قائل ہیں ١٢ (١) یعنی جس کو ذبح کر کے گوشت کھانا حلال ہے ١٢ (٢) یعنی بقدر زیادتی ١٢

اور دفع کرنے کا قصد کیا اور یہ قصد حالات وقرائن کے دیکھنے سے ظاہر ہو جاتا ہے تو فتویٰ صاحبینؒ کے قول پر ہے اور اگر اس نے حسبہ کا قصد نہ کیا ہو تو ضمان واجب ہونے میں بھی امام اعظمؒ کے قول پر فتویٰ ہے یہ ظہیریہ میں ہے۔ اور اشربہ میں سے جو عامہ علماء کے نزدیک حلال ہے وہ طلاء ہے یعنی مثلث اور نبیذ تمر و مویز ہے کہ ان کا پینا اس قدر جس کے پینے سے نشہ نہ ہو بغرض گوارائے طعام واللہ تعالیٰ کی عبادت کے واسطے تقویت حاصل کرنے کے لیے جائز ہے اور اگر بغرض ہو ہوتو نہیں جائز ہے اور ان میں سے اس قدر پینا کہ جس سے نشہ آ جائے حرام ہے اور یہ قول عامہ علماء کا ہے اور جب ان کے پینے والے کو نشہ آ جائے تو اس پر حد شرعی واجب ہوگی اور ان کی بیع جائز ہے اور ان کے تلف کرنے والے پر ضمان واجب ہوگی یہ امام اعظمؒ وامام ابو یوسفؒ کا قول ہے و امام محمدؒ سے دو روایتیں ہیں مگر دونوں میں سے اصح روایت موافق قول شیخین کے ہے اور دوسری روایت امام محمدؒ سے یوں مروی ہے کہ ان شرابوں میں سے قلیل وکثیر سب حرام ہے لیکن ان کے پینے والے کو حد نہ ماری جائے گی جب تک اس کو نشہ نہ ہو جائے یہ محیط سرخسی میں ہے اور ہمارے زمانہ میں فتویٰ امام محمدؒ کے قول پر ہے حتی کہ جو شخص حبوب وشہد ودودھ وانجیر سے بنائی ہوئی شراب کو پئے اور اس کو نشہ آ جائے تو اس پر حد شرعی واجب ہوگی اس واسطے کہ ہمارے زمانہ میں فاسق لوگ ان شرابوں کے گرد ہوتے ہیں اور ان کا قصد ان کے پینے سے نشہ لہو ہوتا ہے یہ تبیین میں ہے اور شیرہ انگور اگر دھوپ میں رکھا گیا یہاں تک کہ اس میں سے دو تہائی اُڑ گیا تو امام ابو یوسفؒ وامام اعظمؒ کے نزدیک اس کا پینا حلال ہے اور یہی صحیح ہے یہ فتاویٰ کبریٰ میں ہے اور نوازل میں ہے کہ میں نے شیخ ابو سلیمان سے پوچھا کہ ایک مثلث میں شیرۂ انگور ملا دیا گیا تو فرمایا کہ پھر دوبارہ وہ پکائی جائے یہاں تک کہ اس میں سے دو تہائی اڑ جائے اور ایک تہائی باقی رہ جائے اور یہی امام محمدؒ کا قول ہے یہ تاتارخانیہ میں ہے اور بختج کی تفسیر میں مشائخ نے اختلاف کیا ہے حاکم ابو محمد الکفینی نے فرمایا کہ بختج یوں بنتی ہے کہ شیرۂ انگور میں پانی ڈال دیا جاتا ہے پھر جوش آنے سے پہلے اس کو پکاتے ہیں یہاں تک کہ اس میں سے دو تہائی جل جائے اور ایک تہائی باقی رہے پس شیرۂ انگور میں سے دو تہائی سے کم جلتا ہے اور جب تک وہ شیریں ہو تب تک اس کا پینا حلال ہے اور جب اس میں جوش واشتداد آ جائے اور جھاگ اُٹھیں تب اس کا پینا تھوڑا و بہت سب حرام ہے اور بعض نے فرمایا کہ بختج وہی حمیدی ہے اور وہ یوں بنتی ہے کہ مثلث میں پانی ڈال کر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اس میں اشتداد آ جائے اور اس کو ابو یوسفی بھی کہتے ہیں اس وجہ سے کہ امام ابو یوسفؒ اس کو بکثرت استعمال[1] کرتے تھے اور اس کی اباحت کے واسطے یہ بھی شرط ہے کہ پانی ڈال دینے کے بعد جوش واشتداد آنے سے پہلے اس کو خفیف پکایا جائے یا یہ شرط نہیں ہے سو اس میں مشائخ نے اختلاف کیا ہے جیسا کہ مثلث میں ان کا اختلاف ہے پھر اگر اس میں جوش واشتداد آ گیا تو اس کا پینا اسی قدر حلال ہے جس سے نشہ نہ آئے اور اگر نشہ آ گیا تو پینے والے کو حد ماری جائے گی اور شراب جمہوری یعنی آب انگور خام جس میں پانی ڈال دیا جائے اور خفیف پکایا جائے سو وہ جب تک شیریں رہے تب تک اس کا پینا سب کے نزدیک حلال ہے اور جب اس میں جوش واشتداد آ جائے اور جھاگ اٹھیں تو اس کا اور باذق کا ایک حکم ہے پھر اس کے بعد اس کے عصارہ پر پانی ڈالا جائے اور عصارہ لے کر پانی نکالا جائے اور اس میں جوش واشتداد آ جائے تو وہ سب احکام میں مثل خمر کے ہے اور بعض نے فرمایا کہ اس کا حکم مثل خمر کے نہیں ہے یہ ظہیریہ میں ہے۔

---

[1] قولہ استعمال الخ اور اظہر یہ کہ انہوں نے ہارون رشید خلیفہ کے واسطے تجویز کیا ہو واللہ تعالیٰ اعلم ۱۲

دوسرا باب☆

متفرقات کے بیان میں

اگر ایک شخص نے نو پیالے نبیذ تمر کے پیئے پھر دسواں پیالہ اس کے منہ میں ڈالا گیا پس نشہ میں ہو گیا تو اس کو حد نہ ماری جائے گی اس واسطے کہ سکر اس کے اقرب[1] کی طرف مضاف ہوتا ہے یہ سراجیہ میں ہے اگر عصارہ انگور کو عصارہ تمر یا نقیع مویز میں خلط کیا پھر اس کو پکایا تو حلال نہ ہوگا یہاں تک کہ دو تہائی جل جائے اسی طرح اگر مطبوخ میں ایک پیالہ انگور کا عصارہ یا گدر چھوہارے کا عصارہ یا نبیذ تمر یا نقیع مویز ڈال دیا جائے حالانکہ یہ سب خام ہے پھر دوبارہ پکانے سے پہلے اس میں جوش و اشتداد آ گیا تو وہ حلال نہ ہوگا اور اگر اشتداد آ جانے سے پہلے اس کو دوبارہ پکا لیا پس شیرۂ انگور خام ڈالا ہو تو جب تک پکانے سے اس کا دو تہائی جل نہ جائے تب تک حلال نہ ہوگا اور اگر اشتداد بالا میں سے کسی کا ایک قدح ڈال دیا ہے تو فقط پکانا کافی ہے یعنی حلال ہو جائے گا اور اگر مطبوخ میں انگور یا چھوہارے یا مویز ڈال دیئے پھر اس میں اشتداد آ گیا تو معلّی نے امام ابو یوسفؒ سے روایت کی ہے کہ اگر ڈالا ہوا مقدار قلیل ہو کہ اس سے شراب نہیں بن سکتی ہے تو اس کا کچھ اعتبار نہیں ہے مطبوخ مذکور کا پینا حلال رہے گا اور اگر کثیر ہو کہ اتنے سے شراب بن سکتی ہے اور اس میں دوبارہ پکائی جانے سے پہلے اشتداد آ گیا تو مطبوخ حلال نہ رہے گا یہ غیاثیہ میں ہے اور اگر انگور بدون شیرہ نکالے جیسے ہیں ویسے ہی پکائے جائیں پھر ان کا شیرہ نکال لیا جائے تو خفیف[(1)] جوش دینا کافی ہے ایسا ہی حسن بن زیاد نے امام اعظمؒ سے روایت کیا ہے اور امام ابو یوسفؒ نے یوں روایت کی کہ جب تک پکانے سے اس کی دو تہائی نہ جل جائے تب تک نہیں جائز ہے اور یہی حکم اصح اس واسطے کہ انگور میں اس کا شیرہ موجود ہوتا ہے پس شیرہ نکالنے سے پہلے پکانا یا شیرہ نکال کر اس کو پکانا دونوں کا یکساں حکم ہونا چاہئے یہ کافی میں ہے۔

شیرۂ انگور وغیرہ کو کتنا جوش دیا جا سکتا ہے؟

اگر نبیذ تمر یا نبیذ عسل میں انگور ڈال دیا جائے تو جب تک مثل شیرۂ انگور کے اس قدر نہ پکائی جائے کہ اس میں سے دو تہائی جل جائے تب تک حلال نہ ہوگی یہ تاتارخانیہ میں ہے۔ اور اگر انگور و چھوہارے یا انگور و مویز کو خلط کر کے جوش دیا تو جب تک دو تہائی نہ جل جائے تب تک حلال نہیں ہے جیسا کہ شیرۂ انگور کو نبیذ تمر یا نقیع مویز میں ملانے کا حکم مذکور ہوا ہے یہ مبسوط میں ہے۔ اور امام ابو یوسفؒ و امام محمدؒ سے روایت ہے کہ اگر نبیذ مطبوخ ایسی ہو کہ دس روز تک یا زیادہ رکھے جانے سے بگڑ نہ جائے تو وہ حرام ہے اور اگر بگڑ جائے تو حلال ہے یہ تہذیب میں ہے۔ اگر تمر مطبوخ یعنی پکائے ہوئے چھوہارے کے ساتھ غیر مطبوخ انگور پانی ڈال کر بھگوئے جائیں اور دونوں میں جوش آ جائے تو فرمایا کہ اس کا پینا مکروہ ہے اور جب تک اس کے پینے والے کو نشہ نہ آئے تب تک اس کو حد نہ ماری جائے گی بشرطیکہ تمر مطبوخ غالب ہوں اور اگر انگور خام غالب ہوں تو حد ماری جائے گی جیسا کہ خمر میں پانی ملا دینے کی صورت میں جو غالب ہو اس کا اعتبار ہے پس ایسا ہی اس صورت میں ہے اور اگر شیرۂ انگور پکایا گیا یہاں تک کہ اس میں سے تہائی جل گیا پھر اس کو ٹھنڈا کر دیا پھر اس کو دوبارہ پکایا یہاں تک کہ باقی کا نصف جل گیا پس اگر عصیر مذکور جس وقت دوبارہ پکایا ہے جوش آنے اور متغیر الحال ہو جانے سے پہلے دوبارہ پکایا تو اس مطبوخ کے پینے میں مضائقہ نہیں ہے اس واسطے کہ غلیان و اشتداد کی وجہ سے

[1] یعنی دسواں پیالہ جو زبردستی پلایا گیا اسی طرف نشہ میں ہونا منسوب ہوگا حالانکہ اکیلے اس سے نشہ نہیں ہو سکتا ۱۲ منہ

(۱) حالانکہ شیرہ میں دو تہائی جلانا چاہئے ۱۲

حرمت ثابت ہونے سے پہلے اس کا پانی پکانا پایا گیا اور اگر اسے مطبوخ میں جوش و اشتداد آنے و متغیر ہو جانے کے بعد اس کو پکایا ہو تو اس میں خیر نہیں ہے یعنی مکروہ تحریمی ہے اس واسطے کہ ثبوت حرمت کے بعد پکانا پایا گیا پس نافع نہ ہوگا اور اگر شیرۂ انگور دس رطل پکایا گیا یہاں تک کہ اس میں سے ایک رطل جل گیا پھر اس میں سے تین رطل بہا دیا گیا پھر چاہا کہ اس کو پکائے تاکہ دو تہائی جل جائے تو اس قدر پکائے کہ اس میں سے دو رطل دونوں حصے رطل کے باقی رہ جائیں اس واسطے کہ جو رطل پکانے میں جل گیا تھا وہ نو جزو میں داخل ہے اس واسطے کہ وہ اجزائے باقی میں داخل ہیں اس سے دور نہیں ہوا ہے کیونکہ بعد جوش دینے کے جو باقی رہا ہے وہ اگر چہ بظاہر نو رطل ہے لیکن بمعنی دس رطل ہے پس دسواں رطل باقی نو رطل پر تقسیم کیا تو ہر رطل کے ساتھ ایک نواں حصہ رطل آیا اس واسطے کہ دسواں رطل انہیں میں داخل ہے۔ پھر جب اس میں سے تین رطل بہا دیئے گئے تو تین رطل و تین نویں حصے رطل کے بہہ گئے اور چھ رطل اور چھ نویں حصے رطل کے باقی رہے پس باقی کو اس قدر پکایا جائے کہ دو رطل و دو نویں حصے رطل کے باقی رہ جائیں اور اگر جوش دینے سے دو رطل جل گئے پھر اس میں سے دو رطل بہا دیئے گئے تو باقی اس قدر پکایا جائے کہ دو رطل و نصف رطل باقی رہے اور اگر جوش دینے سے پانچ رطل اڑ گئے پھر اس میں سے ایک رطل بہا دیا گیا تو باقی اس قدر پکایا جائے کہ دو رطل و دو تہائی رطل باقی رہ جائے یہ محیط سرخسی میں ہے اور اگر ایک شخص نے دیگ میں دس پیمانہ شیرۂ انگور اور بیس پیمانہ پانی ڈالا پس اگر یہ حالت ہو کہ جوش دینے میں پانی بہ نسبت شیرۂ انگور کے پہلے اڑ جائے گا تو وہ اس کو اس قدر پکائے کہ آٹھ نویں حصے جل جائیں اور ایک نواں باقی رہ جائے اس واسطے کہ جب اس کی دو تہائی جوش دینے سے جل گئی تو فقط پانی ہی جل گیا ہے پس اس پر واجب ہے کہ اس کے بعد پھر پکائے یہاں تک کہ اس کی دو تہائی جل جائے اور اگر شیرۂ انگور سے پہلے پانی نہ جلے تو وہ شخص اس کو اس قدر پکائے کہ اس میں سے دو تہائی جل جائے اور اگر شیرۂ انگور پانی دونوں ساتھ ہی جل جاتے ہوں تو وہ اس کو اس قدر پکائے کہ اس کی دو تہائی جل جائے اس واسطے کہ پکانے سے دو تہائی شیرۂ انگور دو تہائی پانی جل جائے گا اور ایک تہائی شیرۂ انگور و ایک تہائی پانی رہ جائے گا پس یہ اور جب کہ شیرہ انگور تہائی یا دو تہائی تک پکا کر اس میں پانی ملایا جائے دونوں یکساں ہیں یہ مبسوط میں ہے اور جو اشربہ کو جو و چینہ دانہ و سیب و شہد سے بنائی جاتی ہیں جب کہ ان میں اشتداد آ جائے خواہ وہ مطبوخ ہوں یا غیر مطبوخ ہوں تو ان کا پینا اس قدر کہ نشہ نہ آئے امام اعظم و امام ابو یوسفؒ کے نزدیک جائز ہے اور امام محمدؒ کے نزدیک ان کا پینا حرام ہے اور فقیہؒ نے فرمایا کہ ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں کذا فی الخلاصہ۔

قال المترجم ☆

وھو الصحیح الموافق بالاخبار الصحیحۃ اور اگر ان اشربہ کے پینے سے اس کو نشہ آیا تو نشہ اور قدح اخیر جس سے نشہ آیا ہے بالا جماع حرام ہے اور نشہ میں ہونے کی صورت میں وجوب حد میں مشائخ نے اختلاف کیا ہے فقیہ ابو الجعفرؒ نے فرمایا کہ جو چیز اصل خمر۔ یعنی تمر و انگور سے نہیں ہے اس میں حد نہ ماری جائے گی جیسا کہ بنج[1] و خر مادیان کے دودھ سے نشہ ہو جانے میں حد نہیں ماری جاتی ہے اور ایسا ہی شمس الائمہ سرخسیؒ نے ذکر کیا ہے اور بعض نے فرمایا کہ اس کو حد ماری جائے گی اور بعض نے کہا کہ یہ حسن بن زیاد کا قول ہے یہ فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔ اگر کسی شخص نے ایسا پانی جس میں خمر ہے پی لیا پس اگر پانی غالب ہو کہ اس میں خمر کا مزہ و رنگ و بو نہ پائی جائے تو اس کو حد نہ ماری جائے گی اور اگر خمر غالب ہو کہ اس میں خمر کا مزہ و بو و رنگ ظاہر ہو تو میں اس کو حد نہ ماروں گا اور اگر اس میں خمر کی بد بو نہ پائی گئی مگر مزہ دیا پایا گیا تو حد ماری جائے گی اور اگر کسی شخص نے اپنے منہ میں خمر بھر لی پھر اس کو کلی کر دیا اور اس کے پیٹ میں حلق کے اندر خمر میں سے کچھ نہیں گیا تو اس پر حد واجب نہ ہوگی یہ مبسوط میں ہے۔ ابن سماعہ نے امام ابو یوسفؒ سے روایت کی ہے کہ

[1] بنج معرب بنگ و در یخت گویدا جوائن خراسانی و در طب اجوائن خراسانی و در المیت کہ مورث امراض سمی ست نہ منشی واللہ اعلم ۱۲

کسی شخص نے خمر میں روٹی چور کر مثل ثرید بنائی اور پھر اس روٹی کو کھایا پس اگر مزہ پایا جاتا ہو اور وہ رنگ ظاہر ہو تو میں اس کو حد ماروں گا اور اگر شراب خمر سپید ہو اس کا رنگ نظر نہ آتا ہو تو جب اس کا مزہ پایا گیا تو میں اس کو حد ماروں گا اور بقالی میں ہے کہ اگر دوا مرکب کر کے شراب خمر میں معجون بنائی تو غالب کا اعتبار ہو گا یعنی حد مارے جانے کے واسطے اور اگر اس نے اکراہ کا دعویٰ کیا تو بدون گواہ کے اس کے دعویٰ کی تصدیق نہ ہو گی اور اکراہ معتبر ہے کذا فی المحیط اور اس فصل کے متصلات سے تصرفات سکران کا بیان ہے یعنی جو شخص شراب کے نشہ میں ہو اور اس نے کوئی تصرف کیا تو کیا حکم ہے سو جاننا چاہئے کہ جو شخص نشہ میں ہے یعنی مست کے تمام تصرفات نافذ ہوتے ہیں سوائے رات کے یا جو حدود خالص اللہ تعالیٰ ہیں ان کا اقرار کہ یہ نافذ نہیں ہے یہ ذخیرہ میں ہے۔ جو شخص خمر سے یا ان شرابوں سے جو تمر و مویز سے بنائی گئی ہیں مثل نبیذ و مثلث وغیرہ کے پینے سے مست ہو اس کے تمام تصرفات مثل طلاق وعتاق اقرار بقرضہ واقرار بعین اور یہ کہ اس نے اپنی نابالغ بیٹی کا یا بیٹے کا نکاح کر دیا اور قرض لینا و قرض دینا و ہبہ وصدقہ جب کہ موہوب لہ و متصدق علیہ قبضہ کرے یہ سب نافذ ہیں اور اسی کو مشائخ نے اختیار کیا ہے اور شیخ ابوبکر بن الاحید سے روایت ہے کہ شیخ نے فرمایا کہ مست کے وہ سب تصرفات جو ہزل کے ساتھ نافذ ہو جاتے ہیں اور اس کو شروط فاسدہ اطل نہیں کرتے ہیں نافذ ہوں گے پس بیع و شراء نافذ نہ ہو گی اور طلاق وعتاق واقرار بالدین والعین اور ہبہ وصدقہ وتزویج صغیر وصغیرہ سب نافذ ہوں گے اور مست کی ردّت ہمارے نزدیک استحساناً نہیں صحیح ہے اور قیاساً صحیح ہے وجہ استحسان یہ ہے کہ کفر کی نفی وانعدام واجب ہے تحقق واجب نہیں ہے اسی وجہ سے اگر کسی کی زبان پر غلطی سے کلمہ کفر رواں ہو گیا تو اس کی تکفیر نہ کی جائے گی اور یہ حکم مست کا اس وقت ہے کہ جب وہ ایسی شراب سے مست ہو جو اصل خمر سے مثل ثمر وانگور ومویز کے بنائی گئی ہو اور اگر شہد وسیب وغیرہ پھلوں اور چینہ دانہ وغیرہ حبوب سے بنائی ہوئی شراب سے مست ہو تو اس کے حق میں مشائخ نے اختلاف کیا ہے اور یہ اختلاف مثل ہے اس اختلاف کے ہے کہ اس پر حد واجب ہو گی یا نہیں سو جس کے نزدیک ان شرابوں سے نشہ ہونے سے حد واجب ہوتی ہے اس کے نزدیک مست کے تصرفات نافذ ہو جائیں گے بنظر اس کے زجر کے اور جس کے نزدیک اس پر حد نہیں ہے اور وہ فقیہ ابوجعفر وشمس الائمہ سرخسی ہیں ان کے نزدیک اس کے تصرفات بھی نافذ نہ ہوں گے اس واسطے کہ تصرف نفاذ اس کے زجر کے واسطے تھا پس جب ان دونوں کے نزدیک اس کے زجر کے واسطے اس پر حد واجب نہ ہوئی تو زجر کے واسطے اس کے تصرفات بھی نافذ نہ ہوں گے اور اگر بنگ وخر مادہ کے دودھ سے کسی کی عقل زائل ہو گئی تو اس کے تصرفات نافذ نہ ہوں گے اسی طرح اگر کسی نے شراب شیریں پی مگر اس کے مزاج کو موافق نہ ہوئی اور اس کی عقل کم ہو گئی اور اس نے طلاق دے دی تو امام محمدؒ نے فرمایا کہ اس کی طلاق واقع نہ ہو گی اور اسی پر فتویٰ ہے اور یہ سب اس مست شراب کا حکم ہے جس نے رغبت خود شراب پی ہو اور اگر کسی نے مجبور ومکروہ ہو کر شراب پی پھر اس نے مست ہو کر طلاق دی تو مشائخ نے اختلاف کیا ہے اور صحیح یہ ہے کہ جس طرح اس پر حد واجب نہیں ہے اسی طرح اس کی طلاق بھی واقع نہ ہو گی اور امام محمدؒ سے روایت ہے کہ واقع ہو گی مگر قول اوّل ہی صحیح ہے یہ فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔

اگر کسی نے دوسرے کو وکیل کیا کہ اس کی عورت کو طلاق دے دے پھر وکیل نے شراب سے مست ہو کر طلاق دی تو شدادؒ نے فرمایا کہ واقع نہ ہو گی اور صحیح یہ ہے کہ واقع ہو گی یہ ظہیریہ میں ہے۔ بنگ و مادیان خر کے دودھ کا نشہ بالا اجماع حرام ہے یہ جواہر اخلاطی میں ہے۔ اگر کسی شخص نے خمر کو نبیذ میں مخلوط کر کے پی لیا اور اس کو نشہ نہ آیا پس اگر خمر غالب ہو تو میں اس کو حد ماروں گا اور اگر نبیذ غالب ہو تو حد نہ ماروں گا یہ مبسوط میں ہے۔ اگر شیرۂ انگور کو جوش دے کر تہائی جلا دینے کے بعد اس سے علیق بنایا پس اگر اپنی حالت سے متغیر ہو جانے سے پہلے علیق بنایا تو مضائقہ نہیں ہے اور اگر اس میں جوش آنے و حالت عصیر متغیر ہو جانے کے بعد ایسا کیا تو

اس میں خیر نہیں ہے اس واسطے کہ جب اس میں جوش و اشتداد آ گیا تو وہ حرام ہو گیا اور حرام سے جو علیق بنایا گیا ہے وہ مثل خمر سے بنائے ہوئے کے حلال نہ ہوگا اور قبل اشتداد آ جانے کے وہ حلال ہے اور عصیر یعنی شیرۂ انگور سے علیق بنانا حلال ہے یہ مبسوط میں ہے۔ جس دیگ میں شیرۂ انگور پکایا جاتا ہے اُس دیگ کا قاعدہ مسطح ہوتا ہے اس میں گہراؤ نہیں ہوتا ہے اور اس کے گرد کے محیط جو مثل دیواروں کے ہوتی ہیں وہ مستدیر بلند ہوتی جاتی ہے پس اس کی بلندی دیوار کے تین ٹکڑے برابر تقسیم کر کے اس پر نشان دیتے ہیں پس اوپر کے نشان تک بھر کر اس کو پکاتے ہیں یہاں تک کہ دو تہائی جل جائے اور نیچے کی علامت تک باقی رہ جائے اور یہ لازم ہے کہ اس کو علی الاتصال پکاتے رہیں بیچ میں انقطاع نہ ہو اور اگر دو تہائی جل جانے سے پہلے بیچ میں پکانے میں انقطاع ہو گیا تو مشائخ نے فرمایا کہ اس میں دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ مطبوخ کے متغیر ہونے اور اس میں تلخی وغیرہ پیدا ہو جانے سے پہلے اس نے پھر پکانا شروع کیا تو وہ حلال ہو جائے گا کیونکہ ایسا پکانا بمنزلہ علی الاتصال پکانے کے ہے اور اگر مطبوخ میں تلخی وغیرہ تغیر پیدا ہو جانے کے بعد اس نے پکانا شروع کیا تو وہ حرام ہوگا کیونکہ اس کو بمنزلہ علی الاتصال پختہ کرنے کے اعتبار کرنا متعذر ہے یہ ظہیریہ میں ہے اور دساق یعنی جو باقی بقول سے پانی ڈال کر بطور شیرۂ نکالنے سے نکلتا ہے اگر اس میں جوش و اشتداد آ جائے و جھاگ اُٹھیں تو بعض نے فرمایا کہ اس کا حکم مثل خمر کے ہے اور بعض نے فرمایا کہ اس کا حکم بمنزلہ نقیع مویز کے ہے یہ محیط سرخسی میں ہے۔ خمر کا ایک مٹکا دریائے عظیم میں مثل فرات وغیرہ کے یا اس سے چھوٹے میں بہا دیا گیا اور اس سے نیچے ایک شخص وضو کرتا ہے یا پانی پیتا ہے پس اگر اس کو پانی میں خمر کا مزہ یا رنگ یا بدبو نہ آئی تو پینا و وضو کرنا حلال ہے اور اگر اس میں سے کوئی بات پائی گئی تو نہیں مباح ہے یہ فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔

اگر خمر ایسی چیز میں ملائی گئی جو آنکھوں سے نظر آتی ہے پس اگر یہ چیز غالب ہو تو اس کے کھانے میں مضائقہ نہیں ☆

میں نے امام ابو یوسفؒ سے پوچھا کہ چند دانہ انگور نبیذ میں گر پڑے اور بھیگ گئے فرمایا کہ اگر علیحدہ اس قدر دانہ انگور بھگوئے جاتے اور ان میں جوش آتا تو نبیذ میں بھیگ جانے اور جوش آ جانے کے بعد نبیذ کا پینا بھی حلال نہ ہوگا اور اگر ان دانوں میں تنہا بھگونے میں جوش وغلیان نہ آتا تو نبیذ مذکور کے پینے میں مضائقہ نہیں ہے یہ محیط سرخسی میں ہے اور ایک پیالہ پانی یا آب را کید میں خمر ڈال دی گئی کہ جس کا پانی بعض بعض سے خلط ہوتا ہے تو اس پانی کا پینا حلال نہیں ہے اس واسطے کہ یہ پانی قلیل ہے جس میں نجاست گر گئی پس نجس ہو جائے گا اور اگر اس نے اس پانی کو پیا پس اگر اس میں خمر کا مزہ و رنگ و بو نہیں پائی جاتی ہے تو اس کو حد نہ ماری جائے گی اور اگر اس میں سے کوئی چیز پائی جاتی ہو تو حد ماری جائے گی یہ فتاویٰ قاضی خان میں ہے۔ حاکم نے منتقی میں ذکر کیا کہ اگر خمر ایک سرکہ کے مٹکے میں پڑ گئی تو فرمایا کہ اس میں خیر نہیں ہے یعنی مکروہ ہے اور حاکم نے اس کے بعد منتقی میں ذکر کیا کہ اگر خمر ایسی چیز میں ملائی گئی جو آنکھوں سے نظر آتی ہے پس اگر یہ چیز غالب ہو تو اس کے کھانے میں مضائقہ نہیں ہے۔ اور فرمایا کہ اگر ایک رطل خمر ایک مٹکا بھر سرکہ میں ڈال دی گئی تو اس کے کھانے میں مضائقہ نہیں ہے پس ان دونوں مسئلوں میں غالب کا اعتبار کیا ہے اور امام ابو یوسفؒ و امام اعظمؒ سے مروی ہے کہ خمر اگر نبیذ شدید میں جو ان کے نزدیک حلال ہے گر پڑے تو فرمایا کہ خمر اس کو فاسد کر دے گی یہ محیط میں ہے اور خمر کسی ظرف میں ڈالی گئی تو ظرف نجس ہو جائے گا اور اگر خمر اس میں سے نکالی گئی تو ظرف مذکور تین بار دھویا جائے پس پاک ہو جائے گا بشرطیکہ پرانا ہو اور اگر ظرف جدید ہو اور اس میں خمر ڈالی گئی تو اماموں نے اختلاف کیا ہے امام ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ تین بار دھویا جائے اور ہر بار خشک کیا جائے پس پاک ہو جائے گا اور امام محمدؒ نے فرمایا کہ کبھی پاک نہ ہوگا اور بعض مشائخ نے بنا بر قول امام ابو یوسفؒ کے فرمایا کہ ظرف اگر ہر بار خشک نہ کیا جائے لیکن پے در پے اس میں پانی بھرا گیا تو جب تک پانی اس میں سے رنگ بدلا ہوا نکلے تب تک پاک نہ ہوگا اور جب اس میں سے پانی صاف غیر متغیر نکلے تو اس کی طہارت کا حکم دیا جائے گا اور اسی پر فتویٰ ہے۔ اور اگر

شراب اس ظرف سے نہ نکالی گئی باقی رہی یہاں تک کہ سرکہ ہوگئی تو امام محمدؒ نے اس صورت میں ظرف کا حکم کتاب میں ذکر نہیں فرمایا اور حاکم ابونصیر مہرویہ سے منقول ہے کہ فرمایا کہ جو ظرف سرکہ کے موازی ہے وہ پاک ہوگا اور اوپر کے کنارہ جہاں سے شراب گھٹتی ہوئی اتر گئی ہے قبل اس کے سرکہ ہو جائے وہ ناپاک ہے پس چاہئے کہ اس کو سرکہ سے دھوڈالا جائے تاکہ وہ بھی[1] پاک ہو جائے اور اگر ایسا نہ کیا گیا اور اس میں شیرۂ انگور لبریز بھر دیا گیا تو شیرۂ مذکور نجس ہو جائے گا اور اس کا پینا حلال نہ ہوگا اس واسطے کہ اس عصیر[ا] میں خمر مختلط ہوگئی۔ اور فقیہ ابوجعفرؒ سے منقول ہے کہ جس قدر اس ظرف میں خمر ہے جب وہ سرکہ ہوگئی تو پورا برتن پاک ہو جائے گا اور اس تکلف کی حاجت نہیں ہے اور اسی کو فقیہ ابواللیثؒ نے لیا ہے اور اسی کو صدر الشہیدؒ نے اختیار کیا ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور شیرۂ انگور ایسے شخص کے ہاتھ جو اس سے شراب بنا دے گا فروخت کرنے میں امام اعظمؒ کے نزدیک مضائقہ نہیں ہے اور صاحبینؒ نے کہا کہ یہ مکروہ ہے اور بعض مشائخ نے کہا کہ امام اعظمؒ کے قول پر جبھی مکروہ نہیں ہے کہ جب اس نے شیرۂ انگور ذمی کے ہاتھ اتنے داموں کو بیچا کہ کوئی مسلمان اس سے اتنے داموں کو نہ لے گا اور اگر کوئی مسلمان اتنے داموں کو لیتا ہوا پایا جائے تو ذمی کے ہاتھ جو اس کو شراب بنا دے گا فروخت کرنا مکروہ ہے اور یہ ایسا کہ جیسے کسی شخص نے باغ انگور فروخت کیا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ مشتری انگوروں سے شراب بنا دے گا تو کچھ مضائقہ نہیں ہے بشرطیکہ اس کا قصد ثمن حاصل کرنا ہو۔ اور اگر شراب کا حاصل ہونا اس کا مقصود ہو تو مکروہ ہے اور انگور کے درخت لگانے میں بھی تفصیل سے حکم ہے یعنی اگر انگور کے درخت لگانے سے یہ مقصود ہو کہ خمر حاصل ہو تو مکروہ ہے اور اگر انگور حاصل ہونا مقصود ہو تو مکروہ نہیں ہے مگر افضل یہ ہے کہ ایسے شخص کے ہاتھ شیرۂ انگور نہ بیچے جو اس سے خمر بنا دے گا۔ کذا فی فتاویٰ قاضی خان۔

[ا] عصیر انگور وغیرہ نچوڑا ہوا ۱۲ منہ (۱) قولہ علی قول ابویوسفؒ